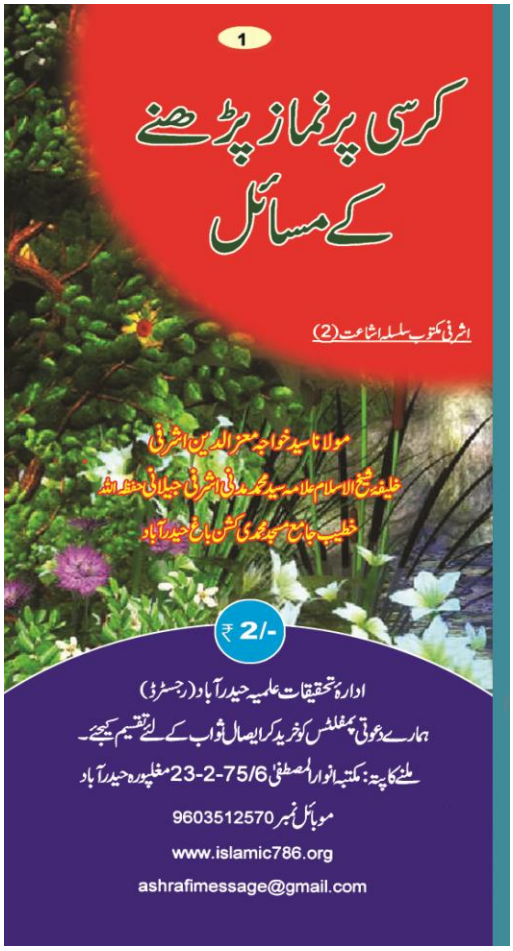

# کرسی پر نماز پڑھنے کے مسائل

اشرفی کتوب سلسلہ اشاعت (2)

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
خلیفہ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ
خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ حیدرآباد

₹ 2/-

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)
ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد
موبائل نمبر 9603512570
www.islamic786.org
ashrafimessage@gmail.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## بلا عذر کرسی پر عبادت چرچ کلچر ہے!

بعض لوگ فی زمانہ مساجد میں کرسی نشین ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں نماز ایسی عبادت ہے، جس میں بدنی مشقت ہوتی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و انکساری کا اظہار ہے، قیام، رکوع سجود اور قعدہ ایک منفرد طرز عبادت ہے، کرسی پر عبادت چرچ کلچر ہے۔ صحابہ کرام اور فقہاء تابعین کے زمانے میں بھی بوڑھے اور کمزور آدمی ہوتے تھے لیکن کسی سے منقول نہیں ہے کہ اُنہوں نے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی ہو ہم یہ نہیں کہتے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی نماز ہی نہیں ہوتی لیکن یہ بات ضرور کہتے ہیں کہ چلتے پھرتے آکر مسجد میں کرسی نشین ہو کر نماز پڑھنے والوں کی نماز بلا شبہ نہیں ہوتی کیونکہ نماز میں قیام فرض ہے اور اس کا حکم قرآن مجید میں یہ ہے کہ حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰیٰ ۟ وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ﴿۲۳۸﴾ ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں اور درمیانی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (1)۔ اس آیت کی تفسیر میں حضور شیخ الاسلام علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ فرماتے ہیں ''اپنی نمازوں کو باقاعدہ بحسن و خوبی ادا کرتے رہو اور نماز میں کھڑے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے باادب جیسا ایک اطاعت شعار اور اللہ سے ڈرنے والے کو کھڑے ہونا چاہئے'' (2)۔ فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''تکبیر تحریمہ کی قدرت ہو تو فرض ہے کہ (قیام کی حالت میں) تکبیر کہے پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہیں ہوتی'' (3)۔

(1) سورۂ بقرہ آیت 238 / ترجمہ: کنز الایمان مترجم امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ۔ (2) تفسیر اشرفی از شیخ الاسلام علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ/ ج 1 ص 282۔ (3) فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ششم ص/ 178۔



## قیام کب معاف ہے؟

یہ جاننا بھی ہر نمازی کے لئے لازم ہے کہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں پیشاب کا قطرہ آتا ہے یا کھڑے ہونے کی وجہ سے اتنی کمزوری ہوتی ہے کہ سانس پھولنے لگتی ہے اور قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے، یوں ہی کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر نا قابل برداشت تکلیف ہوگی یا اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہے یا نمازی کے بدن پر کپڑا اس قدر کم ہے کہ اگر کھڑا ہوگا تو چوتھائی ستر کھل جاتا ہے ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے (1)۔

## قیام کی اہمیت

اگر کوئی شخص نماز میں کچھ دیر قیام پر قادر ہے تو اُس کے لئے حکم یہ ہے کہ جتنی دیر قیام کر سکتا ہے اتنی دیر قیام کرے اور باقی نماز بیٹھ کر پڑھے، اگر قیام پر قدرت والے وقت میں بھی وہ بیٹھ گیا اور پوری نماز بیٹھ کر پڑھی تو نماز نہ ہوگی فقہ کی مشہور کتاب درمختار میں ہے ''اگر کوئی تھوڑی دیر بھی کھڑے ہونے پر قادر ہو تو وہ اپنی طاقت کے بقدر لازمی طور پر کھڑا ہو، اگر چہ ایک آیت یا ایک تکبیر کی مقدار ہو (2)۔ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ اس طرح مدد لے کر کھڑا ہو کر نماز پڑھے (3)۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا، خفیف سی تکلیف ہوئی، بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ عام حالات میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں چل کر مسجد تک آتے ہیں اپنے تمام کام چلتے پھرتے انجام دیتے ہیں بلکہ صف میں بھی چلتے ہوئے کرسی تک آتے ہیں اور نماز شروع کرتے وقت معذور بن جاتے ہیں، فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ﴿۵﴾ ایسے نمازیوں کی نماز

(1) بہار شریعت حصہ سوم ص 39۔ 8 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ (2) درمختار مع شامی جلد دوم ص 97۔ (3) بہار شریعت حصہ سوم ص 39۔ 8 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔



کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے سے قطعاً نہیں ہوگی کیونکہ نماز میں قیام فرض ہے اور یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ ''اگر کوئی تھوڑی دیر بھی کھڑے ہونے پر قادر ہو تو وہ اپنی طاقت کے بقدر لازمی طور پر قیام کرے اگر چہ ایک آیت یا ایک تکبیر کی مقدار ہو۔ اگر بالکل کھڑے نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو باوجود اس قدرت کے اگر بیٹھ کر نماز ادا کی تو وہ نماز نہ ہوئی، ان نمازوں کا پھیرنا فرض ہے (1)۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہو اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھی گئی اُن کا اعادہ فرض ہے (2)۔

**جماعت معاف ہو سکتی ہے قیام معاف نہیں:** کسی شخص کو چل کر مسجد تک آنے کے سبب دم چڑھنے کی شکایت ہے یا چل کر آنے کے سبب اذکار نماز پر قادر نہ ہوتا ہو تو ایسے شخص کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز گھر پر ادا کرے اس لئے کہ قیام فرض ہے اور جماعت سنت مؤکدہ ہے (3)۔

## کرسی پر نماز کا عدم جواز

بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اپنی نمازیں تو خراب کر ہی رہے ہیں بلکہ خود کرسی پر بیٹھ کر دوسروں کو بھی کرسی پر نمازیں ادا کرنے کی عملی ترغیب دیتے ہوئے اپنی لاعلمی کا وبال تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں فتویٰ یہ ہے کہ ''جو شخص قیام پر قادر نہیں لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کی نماز کرسی پر درست نہیں (1)۔'' کیونکہ حضور ﷺ نے جو آخری نماز ادا کی اُس وقت آپ ﷺ پر اتنی کمزوری تھی کہ دو صحابہ کرام کا سہارا لیکر آپ ﷺ مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے آپ ﷺ کے قدم مبارک اُٹھ نہیں رہے تھے، ایسی حالت میں بھی آپ ﷺ کرسی یا چارپائی طلب نہیں کئے، بلکہ زمین

(1) بہار شریعت/ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص 631/ شامی جلد دوم ص 97۔ (2) ایضاً۔ (3) فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص 133۔



پر بیٹھ کر نماز ادا کئے ہمارے لئے ہمارے آقا ﷺ ہی بہترین نمونہ ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''نماز ایسا پڑھو جیسا مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو'' (بخاری شریف)

## ٹیک لگا کر نماز پڑھنے کے مسائل

جو شخص قیام، رکوع و سجود پر بالکل قادر نہ ہو اور زمین پر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایسے شخص کو ٹیک لگا کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ''جب کوئی شخص ٹھیک سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو، بلکہ ٹیک لگا کر یا کسی دیوار یا انسان کے سہارے سے بیٹھنے پر قادر ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ ٹیک لگا کر نماز پڑھے ٹیک لگا کر نماز پڑھنے پر قادر ہونے کے باوجود اگر لیٹ کر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہیں ہوگی۔'' یہ مسئلہ واضح ہوا کہ ٹیک لگا کر نماز پڑھنا لیٹ کر نماز پڑھنے پر مقدم ہے۔ وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بلا عذر کرسی نشین ہو کر نماز کے عادی ہیں۔

## کرسی پر بیٹھ کر نماز کی مشروط اجازت

اگر کوئی شخص خوب موٹا ہے یا کسی مرض کے سبب اُس کا زمین پر بیٹھنا دشوار ہے، اگر بیٹھ جائے تو خود سے اُٹھ نہیں سکتا دوسرے لوگ اُسے کرسی پر اُٹھاتے بیٹھاتے ہیں یا کسی طرح کے آپریشن کے سبب سے ڈاکٹر نے رکوع، سجود سے منع کیا ہو تو ایسی کیفیتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

## کرسی پر بیٹھ کر رکوع کے مسائل

اگر کوئی شخص چل پھر سکتا ہو اور کھڑے ہو کر نماز تو شروع کر سکتا ہے لیکن اس کو رکوع کرنے سے کمر میں شدید درد ہو یا کسی مرض کے سبب رکوع کرنے سے معذور ہو تو ایسے شخص کو رکوع کرسی پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے ادا کرنے کی تو اجازت ہے لیکن پوری نماز اگر



رکوع کو عذر بنا کر بیٹھ کر پڑھے گا تو ادا نہ ہوگی۔ اس پر لازم ہے کہ نماز کھڑے ہو کر شروع کرے اور رکوع کرسی پر بیٹھ کر سر جھکا کر ادا کرے۔

## کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کرنے کے مسائل

اگر کھڑے ہو کر رکوع تو کر سکتا مگر سجدہ نہیں کر سکتا ہو اور زمین پر بیٹھنے سے بھی معذور ہے تو قیام اور رکوع کے بعد وہ سجدہ کے لئے کرسی پر بیٹھ کر سر جھکا کر سجدہ کرے اور اس مسئلہ کا خیال رکھے کہ کرسی کے سامنے میز تختہ یا تکیہ رکھ کر اس پر سجدہ نہ کرے، ان پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے (1)۔ ''ایک صحابی کی عیادت کے لئے حضور ﷺ تشریف لے گئے وہ صحابی تکیہ پر سجدہ کر رہے تھے آپ ﷺ نے تکیہ ہٹا دیا وہ صحابی نماز سے فارغ ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا ایسا کرنے کی بجائے سر سے اشارہ کرنا چاہئے'' (2)۔ بیٹھ کر رکوع کرتے وقت بعض لوگ اپنی بیٹھک کا حصہ اُٹھا لیتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔ بعض لوگ کرسی پر نماز پڑھتے وقت سجدہ کا اشارہ ہاتھوں کو آگے کر کے اور رکوع کے اشارہ کے بعد قومہ کا اشارہ ہاتھوں کو رانوں کے بازوں میں لٹکا کر کرتے ہیں یہ اعمال بھی درست نہیں ہیں، سجدہ اور رکوع کے وقت ہاتھوں کو رانوں پر ہی رکھنا چاہئے۔ اگر مریض قیام سے بالکل معذور ہو تو اسے زمین پر جس طرح سے بیٹھنے میں سہولت ہے وہ طریقہ اپنائے، دوزانو، چار زانو، گھٹنوں کے بل، پیروں کو لمبا کر کے اگر چہ کہ بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ تشہد کے وقت قعدہ میں جیسا بیٹھا جاتا ہے زمین پر بیٹھ کر وہ طریقہ اختیار کرے۔ ان مسائل میں مردوں کی تخصیص نہیں عورتوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں، بعض عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں ان کا اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ بلا عذر فرض، وتر اور فجر کی سنت نمازوں کو زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی زندگی میں جتنی نمازیں ان مسائل سے غافل ہو کر ادا کی ان کو پھر سے پڑھنا لازم ہے، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ (ختم شد)

(1) تفہیم المسائل / ج 3 ص 62 مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ۔ (2) شرح موطا امام محمد / ج 1 ص 335 / کتاب الصلوٰۃ / شارح محقق عصر حضرت علامہ محمد علی تشحیذی رحمۃ اللہ علیہ۔